شرٹ کے پیچھے جاندار کی تصویر بنی ہو تو اسے پہن کر یا اسے الٹا کرکے نماز پڑھنا

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1182

تاریخ اجراء: 23 جمادی الاول 1445ھ/08 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر شرٹ پر جاندار کی تصویر بنی ہو تو کیا نماز ہو جائے گی جبکہ تصویر پیٹھ پر ہے؟ نیز ایسے کپڑے کو الٹا کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جس لباس پر جاندار کی ایسی تصویر ہو جس میں اُس کا چہرہ موجود ہو اور وہ تصویر اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو چہرہ واضح ہو تو ایسا لباس پہننا شرعاً جائز نہیں، اور ایسے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ البتہ اگر وہ تصویر مٹا دی جائے یا اُس کا چہرہ مکمل کاٹ دیا جائے یا اُس پر سیاہی وغیرہ کوئی رنگ لگا دیا جائے جس سے اس کا چہرہ مٹ جائے، یا اُس تصویر والے لباس پر کوئی دوسرا کپڑا پہن یا اوڑھ لیا جائے جس سے وہ تصویر چھپ جائے تو اب نماز مکروہ تحریمی نہ ہو گی۔

اگر کپڑا الٹا کر کے نماز پڑھی جس سے تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ تحریمی نہیں ہو گی البتہ مکروہ تنزیہی قرار پائے گی نیز الٹا کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا بارگاہ الٰہی کے آداب کے خلاف ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا مستحب ہو گا۔

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے اور اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹادی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کر دیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔ اگر وہ ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ نہ سکے دھل نہ

سکے تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگا دی جائے کہ تصویر کا اتنا عضو محو ہو جائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافیِ صورت نہ ہو گا۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 567، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

فتاوی رضویہ میں ہے: "کپڑا الٹا پہننا اوڑھنا خلافِ معتاد میں داخل ہے اور خلافِ معتاد جس طرح کپڑا پہن یا اوڑھ کر بازار میں یا اکابر کے پاس نہ جا سکے ضرور مکروہ ہے کہ دربارِ عزت احق بادب و تعظیم ہے۔ واصلہ کراھۃ الصلٰوۃ فی ثیاب مھنۃ قال فی الدر و کرہ صلٰوتہ فی ثیاب مھنۃ ا قال الشامی وفسرھا فی شرح الوقایۃ بما یلبسہ فی بیتہ ولا یذھب بہ الی الاکابر۔ اصل یہ ہے کہ کام و مشقت کے لباس میں نماز مکروہ ہے در میں ہے نمازی کا کام کے کپڑوں میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے، شامی نے فرمایا اور اس کی تفسیر شرح وقایہ میں ہے وہ کپڑے جو آدمی گھر پہنتا ہے مگر ان کے ساتھ اکابر کے پاس نہیں جاتا۔ (ت)

اور ظاہر کراہتِ تنزیہی، فان کراھۃ التحریم لا بدلھا من نھی غیر مصروف عن الظاھر کما قال ش فی ثیاب المھنۃ والظاھر ان الکراھۃ تنزیھیۃ۔ اس وجہ سے کہ کراہتِ تحریمی کے لئے ایسی نہی کا ہونا ضروری ہے جو ظاہر سے مؤول نہ ہو، جیسا کہ علامہ شامی نے کام کے کپڑوں کے بارے میں کہا کہ ظاہر کراہت تنزیہی ہے۔ (ت)"

(فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 358-359، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

کراہت تنزیہی کے سبب نماز کا اعادہ مستحب ہونے کے متعلق فتاویٰ شامی میں ہے: "ذكر في الإمداد بحثا أن كون الإعادة بترك الواجب واجبة لا يمنع أن تكون الإعادة مندوبة بترك سنة اهـ ونحوه في القهستاني، بل قال في فتح القدير: والحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الإعادة أو تنزيه فتستحب اهـ۔" یعنی "امداد" میں اس پر بحث موجود ہے کہ نماز کے کسی واجب کو ترک کرنے پر اس نماز کا اعادہ واجب ہونا اس بات سے مانع نہیں کہ نماز میں کسی سنت کے ترک پر اس نماز کا اعادہ مستحب ہو الخ، اور اسی کی مثل "قہستانی" میں مذکور ہے، بلکہ صاحب "فتح القدیر" نے فرمایا کہ حق یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے کہ وہ کراہت اگر تحریمی ہو تو اس نماز کا اعادہ واجب ہے اور اگر تنزیہی ہو تو اس نماز کا اعادہ مستحب ہے۔" (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 02، صفحہ 183، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net